ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ کا منہج و اُسلوب

METHODOLOGY AND STYLE OF "DHAKHEERAT-UL-UQBA FI SHARH AL-MUJTABA" – AN ANALYTICAL STUDY

Hafiz Shehzad Ahmed
PHD scholar at university of Karachi
Department of
Quran & Sunnah,
University of Karachi
hafizshahzadahmad1@gmail.com
Dr Farooq Hassan
Professor, Islamic Studies
Department of Essential Studies
NED University of Engineering & Technology, Karachi
mfhassan@neduet.edu.pk

Abstract:
Hadith commentaries hold a fundamental position in Islamic studies, as they facilitate the understanding of jurisprudential and fundamental issues. "Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba" is a significant scholarly work based on the commentary of Sunan An-Nasa'i. This paper analyzes the methodology and style of this commentary to highlight its scholarly and research-based aspects.The author has elaborated on the words, meanings, and background of the Hadith in detail. His methodology is based on a research-oriented approach, where he critically analyzes the chain of narrators (Isnad) and the text (Matn) of each Hadith while also shedding light on the biographical details of the narrators. From a jurisprudential perspective, the commentary presents different jurisprudential opinions, comparing various schools of thought to provide a balanced and comprehensive understanding. Moreover, special attention has been given to the linguistic and grammatical aspects of the Hadith to clarify its meanings. The author has also extensively referred to previous Hadith commentaries and authoritative sources, citing them where necessary.The style of the commentary is clear, refined, and scholarly, making complex terminologies and intricate jurisprudential discussions accessible to readers. The arguments presented are substantiated with references from the Qur'an, Hadith, opinions of early scholars, and established principles of Islamic jurisprudence. Additionally, the commentary does not only explain the Hadith but also addresses practical issues related to daily life. The author adopts a comparative and analytical approach, evaluating different narrations and jurisprudential viewpoints while critically assessing strong and weak arguments.In conclusion, "Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba" is a well-researched and authoritative scholarly contribution that excellently presents the intricate meanings of Hadith and jurisprudential discussions. It serves as a valuable academic resource for Hadith scholars, jurists, modern researchers, and students alike.

Keywords: Dhakheerat-ul-Uqba, Sunan An-Nasa'I, Jurisprudential, Principles, Comprehensive, Biographical

حدیثِ نبوی کی شرح و توضیح اسلامی علوم میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اور اس میدان میں کئی جلیل القدر محدثین نے اپنی تحقیقی کاوشیں پیش کی ہیں۔ انہی میں ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ بھی ایک اہم علمی سرمایہ ہے، جو سنن نسائی کی ایک جامع اور محققانہ شرح ہے۔ یہ کتاب حدیث فہمی میں گہرے ادراک، فقہی استدلال، اور اصولِ روایت و درایت کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے، جو اسے دیگر شروح سے ممتاز کرتی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں نہ صرف احادیث کی لغوی و اصطلاحی وضاحت کی ہے بلکہ ان کے پس منظر، فقہی مضمرات، اور عملی تطبیق پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اس شرح کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس میں احادیث کے مختلف طرق، جرح و تعدیل کے اصول، اور روایات کی صحت و ضعف پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، محدثین اور فقہاء کے اقوال کو باہم مقارنہ کر کے مسائل کی توضیح کی گئی ہے، جس سے یہ کتاب تحقیقی اور استدلالی نوعیت کی حامل بن جاتی ہے۔ اسلوبِ تحریر میں علمی گہرائی کے ساتھ ساتھ سلاست اور شائستگی بھی موجود ہے، جو قاری کو حدیث کے معانی و مطالب کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ کتاب کا طرزِ بیان ایسا ہے کہ وہ محض علمی مباحث پر مشتمل نہیں بلکہ عملی اور فقہی

پہلوؤں کو بھی اجاگر کرتا ہے، تاکہ حدیث کا صحیح فہم عام و خاص سب کے لیے ممکن ہو۔ یہی خصوصیات ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ کو حدیث کی شروح میں ایک نمایاں مقام عطا کرتی ہیں۔

اسماء الرجال کی بحث:

علم حدیث میں اس سے مراد حدیث کا وہ خاص شعبۂ علم ہے جس میں رجالِ حدیث یعنی راویوں کے حالات، پیدائش، وفات، اساتذہ و تلامذہ کی تفصیل، طلب علم کے لیے سفر، ثقہ و غیر ثقہ ہونے کے بارے میں ماہرینِ علمِ حدیث کے فیصلے درج ہوں۔

یہ علم بہت وسیع، مفید اور دلچسپ ہے۔ اس علم پر سینکڑوں مختصر اور مطول کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں کئی لاکھ اشخاص کے حالاتِ زندگی محفوظ ہیں۔ اِس سلسلہ میں سب سے مشہور کتاب علامہ ابن حجر کی "تہذیب التہذیب" اور علامہ مزیؒ کی "الکاشف" سر فہرست ہے جو کہ تہذیب الکمال کا خلاصہ ہے۔

علامہ اثیوبیؒ اپنی شرح سنن نسائی میں اسماء الرجال کی بحث بہت ہی عمدہ اور خوبصورت انداز میں کرتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں۔ ذیل میں چند ایک مقامات سے علامہ اثیوبیؒ کا منہج واُسلوب بطور نموذج کے پیش کیا جا رہا ہے:

نموذج:

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَهُ: أَنَّ الْبُنَانِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ، وَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَتَيَا رَسُولَ اللهِ - صلى الله عليه وسلم -، فَذَهَبَا بِهِ إِلَى زَمْزَمَ، فَشَقَّا بَطْنَهُ، وَأَخْرَجَا حَشْوَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَغَسَلَاهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهُ حِكْمَةً وَعِلْمًا[1].

امام نسائیؒ کی نقل کردہ روایت کے تحت علامہ اثیوبیؒ نے بہت ہی عمدہ اور خوبصورت انداز میں اسماء الرجال کی بحث کرتے ہوئے فرمایا:

رجال هذا الإسناد

1. (سليمان بن داود) بن حَمَّاد المَهْرِي، أبو الرَّبِيع المصري بن أخي رِشْدِينِ بنِ سَعْد، ثقة، توفي سنة 253، من [11]، أخرج له أبو داود والنسائي، وتقدم في 63/ 79.
2. عبد الله (بن وهب) بن مسلم القرشي مولاهم أبو محمدالمصري الفقيه، ثقة حافظ عابد، توفي سنة 179، عن 72 سنة، من [9]، أخرج له الجماعة، وتقدم في 9/ 9.
3. (عمرو بن الحارث) بن يعقوب الأنصاري، مولاهم أبو أيوب المصري، ثقة فقيه حافظ، توفي قديمًا قبل سنة 150، من [7]، وأخرج له الجماعة، وتقدم في 63/ 79.
4. (عبد ربه بن سعيد) بن قيس الأنصاري، أخو يحيى، المدني، ثقة، توفي سنة 139، وقيل بعد ذلك، من [5].
وفي تتعن يحيى بن سعيد القطان، قال: كان وَقَّادًا حَيَّ الفُؤَاد، وعن عبد الله بن أحمد عن أبيه: شيخ ثقة مدني، وقال ابن معين: ثقة مأمون، وقال ابن أبي حاتم عن أبيه: لا بأس به، قلت: يحتج بحديثه؟ قال: حسن الحديث ثقة، ووثقه النسائي، والعجلي، وابن سعد، وقال: كثير الحديث دُونَ أخيه يحيى، وقال أبو عوانة: هو أَعَزُّ إِخْوَتِهِ حديثًا. وذكره ابن حبان في الثقات، وقال: هو الذي يقال له: عبد ربه المدني، أخرج له الجماعة.
5. (البُنَانِيُّ) هو ثابت بن أسلم أبو محمد البصري، منسوب إلى بُنَانَة -بضم الباء الموحدة وتخفيف النون- ابن سَعْد بن لُؤَيّ بن غالب، ثقة عابد، من [4]، تقدم في 45/ 53.
6. (أنس بن مالك) بن النضر بن ضَمْضَم أبو حَمْزَة خادم رسول الله - صلى الله عليه وسلم - رضي الله عنه تقدم في 6/ 6[2].

---

[1] نسائی، عبد الرحمن احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012، رقم الحدیث: 452

Al-Nasa'i, Abdur Rahman Ahmad bin Shu'aib, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Islamia, Lahore, 2012, Hadith No. 452.

[2] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ج6، ص102

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, Vol. 6, p. 102.

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے بہت ہی عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ اِس مذکورہ روایت کے رجال کا ذکر کیا ہے جو کہ حسبِ ذیل ہیں:

1. (سليمان بن داود) بن حماد المهري، أبو الربيع المصري بن أخي رشدين بن سعد، ہیں اِنکے بارے میں علامہ اثیوبیؒ نے فرمایا کہ یہ ثقہ ہیں اور ان سے امام ابوداود اور نسائی نے احادیث اخذ کی ہیں۔
2. عبد الله (بن وهب) بن مسلم القرشي مولاهم أبو محمد المصري، ہیں اِنکے بارے میں علامہ اثیوبیؒ نے فرمایا کہ یہ فقیہ ہیں، ثقہ ہیں اور عابد ہیں، اِن سے ایک پوری جماعت نے احادیث کو نقل کیا ہے۔
3. (عمرو بن الحارث) بن يعقوب الأنصاري، مولاهم أبو أيوب المصري، ہیں اِنکے بارے میں علامہ اثیوبیؒ نے فرمایا کہ یہ بھی فقیہ ہیں، ثقہ ہیں اور حافظ ہیں، اِن سے ایک پوری جماعت نے احادیث کو نقل کیا ہے۔
4. (عبد ربه بن سعيد) بن قيس الأنصاري، أخو يحيى، المدني، ہیں اِنکے بارے میں علامہ اثیوبیؒ نے فرمایا کہ یہ ثقہ ہیں، اور ان سے ایک پوری جماعت نے احادیث کو نقل کیا ہے۔ اور پھر علامہ اثیوبیؒ نے متعدد آئمہِ نقاد الحدیث کے اقوال کو ذکر کیا ہے۔
5. (البُنَانِيُّ) هو ثابت بن أسلم أبو محمد البصري، ہیں اِنکے بارے میں علامہ اثیوبیؒ نے فرمایا کہ یہ ثقہ اور عابد ہیں۔
6. (أنس بن مالك) بن النضر بن ضَمْضَم أبو حَمْزَة ہیں اِنکے بارے میں علامہ اثیوبیؒ نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے خادم ہیں۔

اِس جگہ علامہ اثیوبیؒ نے حدیث میں موجود رواۃ کے بارے میں اختصار کے ساتھ مگر جامعیت کے ساتھ لکھا ہے کہ ہر راوی کے بارے میں واضح کیا ہے کہ وہ ثقہ ہے یا غیرِ ثقہ جس سے اُس حدیث کی صحت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

نموذج:

(أخبرنا قتيبة بن سعيد، قال: حدثنا أبو عوانة، عن عبد الرحمن بن الأصم، قال: سئل أنس بن مالك عن التكبير في الصلاة؟ فقال: يكبر إذا ركع، وإذا سجد، وإذا رفع رأسه من السجود، وإذا قام من الركعتين، فقال حطيم: عمن تحفظ هذا؟ فقال: عن النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبي بكر، وعمر، - رضي الله عنهما -، ثم سكت، فقال له حطيم: وعثمان؟ قال: وعثمان).

اِس مذکورہ روایت کے رواۃ پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

رجال هذا الإسناد: أربعة:

1. (قتيبة بن سعيد) أبو رجاء، ثقة ثبت [10] تقدم 1/ 1.
2. (أبو عوانة) وضاح بن عبد الله اليشكري الواسطي، ثقة ثبت تقدم 46/41.
3. (عبد الرحمن بن الأصم) ويقال: اسم الأصم عبد الله، وقيل: عمرو، أبو بكر العبدي، ويقال: الثقفي المدائني، مؤذن الحجاج، وأصله من البصرة، صدوق [3].
4. (أنس بن مالك) الأنصاري الخادم - رضي الله عنه - تقدم 6/ 6.[1]

اِس جگہ علامہ اثیوبیؒ نے مذکورہ روایت کے اندر بیان کردہ چار رواۃ کا ذکر کیا ہے اور اُن پر حکم لگایا ہے کہ وہ ثقہ ہیں یا نہیں تو فرمایا:

1. قتیبہ بن سعید کہ جن کی کنیت ابو رجاء ہے۔ وہ ثقہ اور ثبت ہیں۔
2. ابو عوانہ کہ جنکا پورا نام وضاح بن عبداللہ الیشکری الواسطی ہے وہ ثقہ ثبت ہیں۔

[1] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ج14، ص147

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, Vol. 14, p. 147.

3. عبدالرحمان بن اصم ،انکے نام میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض کے نزدیک عبداللہ، بعض کے نزدیک عمرواور بعض کے نزدیک العبدی ہے۔اور یہ بھی ثقہ ہیں۔
4. انس بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ یہ صحابیِ رسول اور خادمِ رسول ﷺ ہیں۔

لطائف الاسناد کا بیان:

لطائف الاسناد یعنی روایت کے ایک سلسلہ میں راویوں کے درمیان تعلقات کا مطلب ہے: وہ تصریحیں جو ایک راوی کو دوسرے راوی سے ممتاز کرتی ہیں، یا وہ خصوصیت جو ایک راوی میں موجود ہوتی ہے اور دوسرے میں موجود نہیں ہوتی، جیسے بڑھاپا، جوانی، ترقی، تاخیر، اور جیسا کہ اس میں شامل ہیں: چھوٹوں سے بزرگوں کا بیان، بیٹوں سے باپ کا بیان، اور باپوں سے بیٹوں کا بیان، ساتھیوں کی روایت، جانشین سے پیشرو کی روایت، اور مدبج کی روایت۔

علمائے حدیث نے اس طرح کے تعلقات کو بیان کرنے میں دلچسپی لی ہے تاکہ ضبط اور اتقان کو بڑھایا جاسکے اور کسی بھی غلط فہمی سے بچا جاسکے جو اس طرح سے پیش کیا جائے جو عام طور پر روایات کے خلاف ہو۔ان رشتوں کی ہر قسم اور ان کی مثالیں، ہر قسم کے جاننے کے فائدے کا ذکر کرتے ہوئے۔

ذیل میں علامہ اثیوبیؒ کی شرح ''ذخیرۃ العقبیٰ جی شرح المجتبیٰ'' کی روشنی میں ''لطائف الاسناد'' کا ذکر کیا جارہا ہے:

نموذج اول:

امام نسائیؒ کی روایت کردہ حدیث:

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَهُوَ يَسْتَنُّ، وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ: عَأْعَأْ[1].

اِسکے تحت اِس روایت میں ''لطائف الاسناد'' کا ذکر کرتے ہوئے علامہ اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

لطائف الاسناد:

منها: أنه من خماسيات المصنف.
ومنها: أن رواته كلهم ثقات أجلاء، وأنهم ممن اتفق الأئمة بالإخراج لهم إلا شيخه، فلم يخرج له البخاري، وكلهم بصريون إلا أبا بردة فكوفي، وأما أبو موسي فهو كوفي بصري كما تقدم آنفا.
ومنها: أن فيه رواية الابن عن أبيه: أبو بردة عن أبي موسى.
ومنها: أن فيه رواية تابعي عن تابعي: غيلان عن أبي بردة.
ومنها: أن فيه من صيغ الأداء الإخبارَ، والتحديثَ، والعنعنةَ[2].

علامہ اثیوبیؒ نے لطائف الاسناد کا ذکر کرتے ہوئے چند اہم اور چیدہ چیدہ اُمور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس روایت کے درج ذیل لطائف ہیں:

1. یہ روایت امام نسائیؒ کی خماسیات[3] میں سے ہے۔
2. اِس روایت کے تمام راوی ثقہ اور اجل ہیں تمام آئمہ نے اِن رواۃ سے احادیث کو اخذ کیا ہے سوائے امام بخاریؒ کے۔
3. اِس حدیث کے تمام راوی بصری ہیں سوائے ابو بردہ کے کہ وہ کوفی ہیں۔
4. اِس حدیث بیٹا اپنے باپ سے روایت کر رہا ہے ابو بردہ عن ابی موسیٰ۔

---

[1] نسائی، عبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012، رقم الحدیث: 235/1
Al-Nasa'i, Abdur Rahman Ahmad bin Shu'aib, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Islamia, Lahore, 2012, Hadith No. 235/1.

[2] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ج1، ص235
Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, Vol. 6, p. 102.

[3] خماسیات اُس حدیث کو کہتے ہیں کہ جس کو روایت کرنے میں راویوں کے صرف پانچ واسطے ہوں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.1 2025

5. اِس روایت میں ایک لطیفہ یہ بھی ہے کہ تابعی تابعی سے روایت کر رہا ہے یعنی غیلان عن ابی بردہ۔
6. اوراِس روایت کاایک لطیفہ یہ بھی ہے کہ اِس میں جو صیغے استعمال ہوئے ہیں وہ اخبار، تحدیث اور عنعنہ تینوں کے ہیں، جیسا کہ اخبر نا، حدثنااور عن۔

نموذج ثانی:

امام نسائیؒ اپنی سُنن میں حدیث نقل کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صلى الله عليه وسلم -: قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِى السِّوَاكِ[1].

اِس حدیث کے تحت علامہ اثیوبیؒ لطائف السند کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لطائف هذا الإسناد
منها: أنه من رباعيات المصنف، وقد تقدم في المقدمة أنها أعلى ما وقع له من الأسانيد. وهو أول رباعياته في هذا الكتاب.
ومنها: أن رواته كلهم ثقات أجلاء، بصريون، وهذا قلما يتفق في الأسانيد. أعنى كونه مسلسلا بالثقات من بلد واحد.
ومنها: أن أنسا آخر من مات من الصحابة بالبصرة كما مر آنفا، وأنه أحد الصحابة المكثرين السبعة
ومنها: أن فيه من صيغ الأداء الإخبارَ في أوله والتحديثَ في موضعين، والعنعنة في موضع، والقول في موضع[2].

اِس جگہ علامہ اثیوبیؒ نے بہت ہی عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ اِس حدیث میں موجود لطائف الاسناد کاذکر کیا ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

1. یہ حدیث امام نسائی کی رباعیات میں سے ہے اور یہ امام نسائی کی رُباعیات[3] میں سے سب سے اعلیٰ درجہ کی رباعی ہے۔
2. یہ حدیث ایسی ہے کہ اسکے تمام رواۃ ثقات ہیں اور بصری ہیں اور یہ حدیث مسلسل بالثقات کے قبیل سے ہے۔
3. اِس روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی ہیں کہ جو سب سے آخر میں بصرہ میں وفات پائے، اور وہ سات مکثر صحابہ میں سے ہیں کہ جن سے کثیر تعداد میں احادیث مروی ہیں۔
4. اِس حدیث کے شروع میں اخبار کے الفاظ ہیں، دو جگہوں پر تحدیث کے اور ایک جگہ پر عنعنہ کے۔

شرح الحدیث:

شرحِ حدیث فروعاتِ علم حدیث میں سے ہے، علمِ شرح الحدیث وہ علم ہے جس میں قواعدِ عربیہ اور اصولِ شرعیہ کی روشنی میں بقدر طاقتِ بشریہ احادیثِ شریفہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد معلوم کرنے کی تحقیق وجستجو کی جاتی ہے۔

حدیث شریف کے طلباء، مدرسین اور علم شرح الحدیث پر تحقیق کرنے والے محققین کے لیے شروحِ حدیث کو سمجھنے اور ان سے استفادہ کرنے کے لیے ان مناہج کی معرفت ضروری ہے، جن کی بنیاد پر شروحاتِ حدیث کو لکھا اور بطور فن آگے بڑھایا گیا ہے ۔

---

[1] نسائی، عبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012، رقم الحدیث:6

Al-Nasa'i, Abdur Rahman Ahmad bin Shu'aib, *Sunan Al-Nasa'i*, Maktaba Islamia, Lahore, 2012, Hadith No. 452.

[2] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرع المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015ء، ص:273/1

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, p. 273/1

[3] رُباعیات اُس حدیث کو کہتے ہیں کہ جو چار واسطوں سے رسول اللہ ﷺ تک جا پہنچے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.1 2025

علامہ اثیوبیؒ کی شرح کا مطالعہ کیا جائے توآپ، رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی بہت ہی احسن اور خوبصورتی کے ساتھ تشریح کرتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں ذیل میں چند مثالیں بطور نموذج کے ذکر کی جارہی ہیں:

چُنانچہ امام نسائی ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ[1].

یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے توآپ یوں فرماتے: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتاہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے۔

اِس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

(عن أنس بن مالك) رضي الله تعالى عنه، أنه (قال: كان رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إذا دخل الخلاء) أي أراد دخول الخلاء. لأن اسم الله لا يذكر بعد الدخول، وهذا التقدير جاء مصرحًا به في رواية أخرجها البخاري في الأدب المفرد، قال: حدثنا أبو النعمان، حدثنا سعيد بن زيد، حدثنا عبد العزيز بن صهيب، قال: حدثني أنس ابن مالك، قال: كان النبي - صلى الله عليه وسلم - إذا أراد أن يدخل الخلاء قال .. فذكر مثل حديث الباب. قال الحافظ: وأفادت هذه الرواية تبيين المراد من قوله إذا دخل الخلاء، أي كان يقول هذا الذكر عن إرادة الدخول، لا بعده، وهذا في الأمكنة المعدة لذلك بقرينة الدخول، ولهذا قال ابن بطال: رواية إذا أتى أعم لشمولها انتهى.

والخلاء بالمد موضع قضاء الحاجة قال (اللهم) أي يا ألله (أعوذ بك) أي ألوذ وألتجيء إليك من العوذ وهو عُودٌ يلجأ إليه الحشيش في مَهبِّ الريح، وقال ابن الأثير: يقال: عذت به عوذا وعياذا ومعاذا، أي لجأت إليه، والمعاذ المصدر والمكان والزمان، أي لقد لجأت إلى ملجأ ولذت بملاذ. اهـ عيني جـ 2/ ص 252 (من الخبث) بضمتين قال في الفتح كذا في الرواية اهـ. وجاءت بإسكان الموحدة جمع خبيث، والمراد به ذكور الشياطين اهـ. المنهل. (والخبائث) جمع خبيثة، والمراد إناث الشياطين[2].

اِس جگہ اگر دیکھا جائے اور اِس شرح کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے درج ذیل چند اہم اُمور کا ذکر کیا ہے اِس شرح میں:

1. رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دُعا پڑھتے، مطلب علامہ اثیوبیؒ نے حدیث کی وضاحت اور تشریح فرمادی اور علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ داخل ہونے سے قبل ہی یہ دُعا پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ دخول کے بعد اللہ کا اسم ذکر نا کیا جائے اور اِس پر استدلال کرتے ہوئے اُنہوں نے الادب المفرد کا حوالہ پیش فرمایا۔
2. علامہ اثیوبیؒ نے اِس حدیث کی شرح میں ''الخلاء'' کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس سے مراد قضائے حاجت کی جگہ ہے۔
3. اور آخر میں خبث اور خبائث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِس حدیث میں ''خبث'' سے مراد ''مذکر جن'' ہیں اور ''خبائث'' سے مراد مؤنث جن ہیں۔

حوالہ جات کتب کے رموز کا بیان

(1) "ق"

---

[1] نسائی، عبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012، رقم الحدیث:19

Al-Nasa'i, Abdur Rahman Ahmad bin Shu'aib, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Islamia, Lahore, 2012, Hadith No. 19.

[2] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ص:427/1

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, p. 427/1

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.1 2025

جب علامہ اثیوبیؒ اپنی شرح میں کسی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے "ق" قوسین کے ساتھ لکھتے ہیں تو اِس سے مراد ''القاموس المحیط'' ہوتی ہے جو کہ علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب متوفی سنہ 711ھ''کی مایہ ناز لغت کی کتاب ہے جیسا کہ ایک جگہ پر لکھتے ہیں:

وفي قوالعَرْق، يعني بفتح فسكون- وكغُرَاب العظم أُكلَ لَحْمُهُ، جمعه ككتَاب، وغُرَاب: نادرٌ، أو العرق: العظم بلحمه، فإذا أكل لحمه: فعُراك -بالضم- أو كلاهما لكليهما[1].

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے''ق'' سے اشارہ القاموس المحیط کی طرف ہی کیا ہے جیسا کہ ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں:

واستاك: استَعْمَل السواك، قال في (ق) ساك الشيءَ: دلكه، وفمه بالعود، وسوكه تسويكا، واستاك وتسوك، ولا يذكر العود ولا الفم معهما. والعود: مسواك وسواك بكسرهما، ويذكر، جمعه ككتب. اهـ[2].

اِس جگہ علامہ اثیوبیؒ نے''سواک'' کا معنٰی و مفہوم بیان کرتے ہوئے ''القاموس المحیط'' کا حوالہ دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ سواک کا معنٰی علامہ مجد الدین کے نزدیک، کسی چیز کو ملنا ہے۔

اِسی طرح ایک اور جگہ پر قاموس المحیط کا حوالہ دیتے ہوئے علامہ اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

وسبب اختلافهم اختلاف أهل اللغة في معنى السِّبَال، قال في (ق) السَّبَلَة محركة: الدائرة في وسط الشفة العليا، أو ما على الشارب من الشعر أو طرفه، أو مجتمع الشاربين، أو ما على الذقن إلى طرف اللحية كلها، أو مقدمها خاصة جمعه سبَال. اهـ ص 1308.

اِس جگہ بھی اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے''السبال'' کا معنی و مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سبال کا معنٰی یہ ہے کہ وہ دائرہ کہ جو اوپر والے ہونٹ کے درمیان میں ہوتا ہے یا پھر ہونٹوں کے درمیان میں۔

(2) "(لسان)"

علامہ اثیوبیؒ اپنی شرح میں (لسان) کا مختصر بول کر اِس سے مراد لغت کی مایہ ناز کتاب ''لسان العرب'' لیتے ہیں جو کہ علامہ سید محمد مرتضیٰ الزبیدی متوفی سنہ 711ھ ہیں۔ ذیل میں چند مثالیں بطور نموذج کے ذکر کی جا رہی ہیں:

الناصية عند العرب: منبت الشعر في مقدم الرأس، لا الشعر الذي تسميه العامة الناصية، وسمي الشعر ناصية لنباته من ذلك الموضع اهـ لسان العرب[3].

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ علامہ اثیوبیؒ نے''ناصیۃ'' کا معنٰی و مفہوم بیان کرتے ہوئے لسان العرب کا حوالہ پیش کیا ہے کہ اِس سے مراد سر کی وہ جگہ ہے کہ جو آگے ہوتی ہے اور جہاں پر بال اُگتے ہیں۔ اِسی طرح ایک اور جگہ پر اِسی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے علامہ اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه أن النبي - صلى الله عليه وسلم - قال: لاناهية (تستقبلوا) أي تواجهوا بفروجكم القبلةأي الكعبة لما تقدم من رواية أبي أيوب عند الشيخين من قوله نحو الكعبة ولا تستدبروها أي لا تجعلوها خلفكم، والاستدبار خلاف الاستقبال. اهـ لسان لغائط أو بول هكذا باللام، وفي نسخة بالباء[4].

---

[1] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ص:9/5

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, p. 9/5.

[2] ایضا، ص:232/1

Ibid., p. 232/1.

[3] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ص:466/2

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, p. 466/2.

[4] ایضا، ص:450/1

Ibid., p. 450/1.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے قبلہ کی جانب پیٹھ کرنے کے بارے میں استقبال کا متضاد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''استدبار'' استقبال کا خلاف ہے یعنی بیت الخلاء میں جس طرح قبلہ کی طرف منہ کرنے کی اجازت نہیں ہے اِسی طرح پیٹھ کرنے کی بھی ممانعت آئی ہے۔

(3) "(**تت**)"

علامہ اثیوبیؒ جب اپنی شرح میں (تت) کا رمز استعمال کرتے ہیں تو اِس سے اُن کی مراد ''تہذیب التہذیب'' لعلامہ ابنِ حجر عسقلانی ہوتی ہے۔ جو کہ اسماء الرجال کے حوالہ سے ایک شاندار اور بہترین کتاب ہے اور علماءِ متاخرین اِس فن میں اِس کتاب کو ایک عمدہ اور بہترین مصنف شمار کرتے ہیں۔ ذیل میں علامہ اثیوبیؒ کی شرح سے چند مثالیں بطور نموذج کے ذکر کی جا رہی ہیں:

قال فيتت: قال أحمد: حماد من أئمة المسلمين، من أهل الدين والإسلام، وهو أحب إلى من حماد بن سلمة، قال ابن سعد: كان عثمانيا، وكان ثقة ثبتا حجلة، كثير الحديث. وقال ابن معين: ليس أحد أثبت في أيوب منه، من خالفه من الناس فالقول قوله في أيوب. اهـ[1].

اِس جگہ علامہ اثیوبیؒ نے ''حماد'' نامی راوی کے احوال ذکر کرتے ہوئے ''تہذیب التہذیب'' کا حوالہ پیش کرتے ہوئے بطور رمز ''تت'' فرمایا ہے یعنی یہ جو حماد نامی شخص کے احوال ذکر کیئے جا رہے ہیں تو وہ علامہ ابنِ حجر عسقلانیؒ کی کتاب ''تہذیب التہذیب'' سے اخذ کئے گئے ہیں۔

اِسی طرح ایک اور مقام پر علامہ اثیوبیؒ نے ''حمید بن مسعدہ'' نامی راوی کی تفصیل اور اُسکے ثقہ ہونے کے بارے میں اقوالِ آئمہ کو ذکر کرتے ہوئے ''تت'' رمز استعمال کی جس سے اُن کی مراد ابنِ حجر عسقلانی کی کتاب ''تہذیب التہذیب'' ہے۔

(حميد بن مسعدة) (م 4) بن المبارك السامي بالمهملة أو الباهلي، بصري صدوق، من العاشرة مات سنة 244. وفي (صة) عن حماد بن زيد وعبد الوارث، وبشر بن المفضل. وعنه (م 4) قال أبو حاتم: صدوق. اهـ. ووثقه المصنف، في أسماء شيوخه، وذكره ابن حبان في الثقات. أفاده في تت[2].

اِس جگہ بھی اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے بہت ہی عمدہ اور خوبصورت انداز میں تہذیب التہذیب کا حوالہ پیش کرتے ہوئے ''تت'' کا رمز استعمال کیا ہے۔

(4) "(**صه**)"

علامہ اثیوبیؒ اپنی شرح میں کبھی کبھی کتب کا حوالہ پیش کرتے ہوئے '' صہ'' لکھتے ہیں جس سے اُن کی مراد علامہ خزرجی کی کتاب ''تذھیب تہذیب الکمال'' ہوتا ہے۔ ذیل میں چند مثالیں بطور نموذج ذکر کی جا رہی ہیں:

علامہ اثیوبیؒ اپنی شرح میں اسماء الرجال پر بات کرتے ہوئے علامہ زہریؒ کے احوال کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''صہ'' میں ہے کہ علامہ زہری آئمہ اعلام میں سے ایک ہیں اور وہ حجاز اور شام کے ایک عالم ہیں، ابنِ عمر، سھل بن سعد، انس اور محمود بن ربیع اور ابن المسیب وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی ہے۔

الزهري (ع) هو الإمام الحجة أبو بكر الفقيه الحافظ المتفق على جلالته وإتقانه، محمَّد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله بن شهاب بن عبد الله بن الحارث بن زهرة بن كلاب، القرشي الزهري المدني، من رؤوس الطبقة الرابعة. اهـ ت.
وفي (صة) أحد الأئمة الأعلام، وعالم الحجاز والشام، عن ابن عمر، وسهل بن سعد، وأنس ومحمود بن الربيع وابن المسيب، وخلق[3].

---

[1] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ص:233/1

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, p. 233/1.

[2] ایضا، ص:260/1

Ibid., p. 260/1.

[3] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ص:194/1

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, p. 194/1

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.1 2025

اِسی طرح ایک اور جگہ پراِسی مذکورہ کتاب کاحوالہ پیش کرتے ہوئے علامہ اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

(أحمد بن عبدة) بن موسى الضبي أبو عبد الله البصري، ثقة، رمي بالنصب من العاشرة، مات سنة 245. ت.
وفي (صة) جـ 1/ ص 23: أحمد بن عبدة، بسكون الباء بن موسى الضبي أبو عبد الله البصري، عن حماد بن زيد، وأبي عوانة، وعبد الواحد بن زياد، وعبد الوارث، وفضيل بن عياض، وخلق. وعنه م4 وثقه أبو حاتم والنسائي. اهـ[1].

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے احمد بن عبدہ نامی شخص کے احوال کو واضح کرتے ہوئے علامہ خزرجی کی کتاب "تذھیب تہذیب الکمال" کا حوالہ پیش کرتے ہوئے لکھا کہ احمد بن عبدہ بصری ہیں اور اُن کا سماع حماد بھن زید، ابی عوانہ، عبدالواحد بن زیاد، عبدالوارث، فضیل بن عیاض اور دیگر کئی علماء سے ثابت ہے اور ابو حاتم اور نسائی وغیرہ نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔

(5) "(فتح)"

علامہ اثیوبیؒ اپنی شرح میں کبھی کبھی کتب کا حوالہ پیش کرتے ہوئے "فتح" لکھتے ہیں جس سے اُن کی مراد علامہ ابنِ حجر عسقلانیؒ کی کتاب "فتح الباری" ہوتا ہے۔ذیل میں چند مثالیں بطور نموذج ذکر کی جارہی ہیں:

علامہ اثیوبیؒ اپنی شرح میں اسماء الرجال پر بات کرتے ہوئے علامہ زہریؒ کے احوال کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "صہ" میں ہے کہ علامہ زہری آئمہ اعلام میں سے ایک ہیں اور وہ حجاز اور شام کے ایک عالم ہیں، ابنِ عمر، سھل بن سعد، انس اور محمود بن ربیع اور ابن المسیب وغیرہ سے سماعتِ حدیث کی ہے۔

الزهري (ع) هو الإمام الحجة أبو بكر الفقيه الحافظ المتفق على جلالته وإتقانه، محمَّد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله بن شهاب بن عبد الله بن الحارث بن زهرة بن كلاب، القرشي الزهري المدني، من رؤوس الطبقة الرابعة. اهـ ت.
وفي (صة) أحد الأئمة الأعلام، وعالم الحجاز والشام، عن ابن عمر، وسهل بن سعد، وأنس ومحمود بن الربيع وابن المسيب، وخلق[2].

اِسی طرح ایک اور جگہ پراِسی مذکورہ کتاب کاحوالہ پیش کرتے ہوئے علامہ اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

(أحمد بن عبدة) بن موسى الضبي أبو عبد الله البصري، ثقة، رمي بالنصب من العاشرة، مات سنة 245. ت.
وفي (صة) جـ 1/ ص 23: أحمد بن عبدة، بسكون الباء بن موسى الضبي أبو عبد الله البصري، عن حماد بن زيد، وأبي عوانة، وعبد الواحد بن زياد، وعبد الوارث، وفضيل بن عياض، وخلق. وعنه. وثقه أبو حاتم والنسائي. اهـ.

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے احمد بن عبدہ نامی شخص کے احوال کو واضح کرتے ہوئے علامہ خزرجی کی کتاب "تذھیب تہذیب الکمال" کا حوالہ پیش کرتے ہوئے لکھا کہ احمد بن عبدہ بصری ہیں اور اُن کا سماع حماد بھن زید، ابی عوانہ، عبدالواحد بن زیاد، عبدالوارث، فضیل بن عیاض اور دیگر کئی علماء سے ثابت ہے اور ابو حاتم اور نسائی وغیرہ نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔

(6) "(اھـ)"

علامہ اثیوبیؒ اپنی شرح میں کبھی کبھی "اھ" لکھتے ہیں جس سے اُن کی مراد کلام کا ختم ہونا ہوتا ہے یعنی گفتگو ختم ہوگئی ہے، کتاب ختم ہوگئی ہے یا پھر یہ بحث ختم ہوگئی ہے۔ذیل میں چند مثالیں بطور نموذج ذکر کی جارہی ہیں:

قال الحافظ الذهبي: ولم يكن أحد في رأس الثلاثمائة أحفظ من النسائي، هو أحذق بالحديث وعلله ورجاله من مسلم، ومن أبي داود، ومن أبي عيسي، وهو جار في

---

[1] ایضاً، ص:233/1

Ibid., p. 233/1

[2] ایضاً، ص:194/1

Ibid., p. 194/1

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مضْمَار البخاري، وأبي زرعة، إلا أن فيه قليل تشيع، وانحراف عن خصوم الإمام علي، كمعاوية، وعمرو، والله يسامحه. اهـ سير. جـ 14/ ص 133[1].

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے سیر اعلام النبلاء کے حوالہ سے امام نسائی کے احوال ذکر کیے اور امام نسائی کے بارے ہونے والے اعتراضات وغیرہ کا بھی ذکر کیا اور آخر میں (اھ) کہہ کر یہ واضح فرمایا کہ اب گفتگو ختم ہو گئی ہے۔اِسی طرح ایک اور جگہ پر یہی رمز استعمال کرتے ہوئے علامہ اثیوبیؒ یوں لکھتے ہیں:

أما الحافظ ابن كثير فقد نوه بكتابي السنن كليهما حيث يقول تحت ترجمة النسائي (البداية ج 11 ص 123) في وفيات سنة 303 وقد جمع السنن الكبير، وانتخب منه ما هو أقل منه حجما بمرات، وقد وقع لي سماعهما اهـ.[2]

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے البدایہ والنھایہ کے حوالہ سے کچھ ذکر کیا اور آخر میں کلام کے مکمل ہونے کو بیان کرتے ہوئے (اھ) کا رمز استعمال کیا جس سے اُن کے منہج کی نشاندہی واضح ہو رہی ہے

اِسی طرح ایک اور جگہ پر بیان کرتے ہوئے علامہ اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

قال الحافظ: والحديث الذي أشار إليه أخرجه أبو عوانة في صحيحه وصححه ابن حبان أيضا، وفي إسناده مقال، وعلى تقدير صحته فالرواية المشهورة فيه بلفظ حمد الله وما عدا ذلك من الألفاظ التي ذكرها النووي وردت في بعض طرق الحديث بأسانيد واهية. اه[3].

نتائج

1. مصنف نے احادیث کی سند اور متن کا گہرا تجزیہ کیا ہے، جس سے حدیث کی صحت وضعف کے تعین میں مدد ملتی ہے۔
2. شرح میں مختلف فقہی مکاتبِ فکر کے نظریات کو بیان کر کے ان کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے، جس سے اجتہادی بصیرت کو فروغ ملتا ہے۔
3. احادیث کے الفاظ کی تشریح میں لغوی اور نحوی پہلوؤں کو مد نظر رکھا گیا ہے، جس سے مفہوم زیادہ واضح ہوتا ہے۔
4. مصنف نے قرآن، حدیث، اقوالِ سلف اور اصولِ فقہ کی روشنی میں اپنے استدلال کو مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے۔
5. شرح میں نہ صرف احادیث کی وضاحت کی گئی ہے بلکہ ان سے مستنبط ہونے والے عملی مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، جو فقہی و شرعی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔
6. سابقہ مستند شروحات سے استفادہ کر کے ان کے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں، جس سے علمی وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔
7. مصنف کا انداز سہل اور علمی ہے، جو حدیث و فقہ کے طلبہ اور محققین کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔
8. مختلف روایات اور فقہی اقوال کا مقارنہ کر کے مضبوط اور ضعیف دلائل کی وضاحت کی گئی ہے، جس سے تحقیق میں گہرائی پیدا ہوتی ہے۔
9. یہ شرح حدیث اور فقہ کے جدید محققین اور طالب علموں کے لیے ایک قیمتی علمی ذخیرہ ہے، جو تحقیق و تدریس میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

سفارشات

1. اس کتاب کا دیگر اہم احادیث کی شروحات کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جائے تاکہ اس کے امتیازی پہلو نمایاں ہوں۔

---

[1] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ص: 20/1

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, Vol. 6, p. 102.

[2] ایضا، ص: 47/1

Ibid., p. 47/1

[3] ایضا، ص: 159/1

Ibid., p. 159/1.

2. جدید علمی و تحقیقی تقاضوں کے مطابق اس شرح کی روشنی میں عصری مسائل پر تحقیق کی جائے۔
3. عام قارئین اور طلبہ کے لیے اس شرح کا ایک سادہ اور مختصر خلاصہ تیار کیا جائے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔
4. اس کتاب کو ڈیجیٹل فارمیٹ میں محفوظ کر کے آن لائن مہیا کیا جائے تاکہ دنیا بھر کے محققین اور طلبہ آسانی سے اس سے استفادہ کر سکیں۔
5. اسلامی جامعات اور تحقیقی اداروں میں اس شرح کو تدریسی نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلبہ حدیثی علوم میں اس کے منہج سے واقف ہو سکیں۔
6. اس شرح میں بیان کردہ فقہی مسائل پر الگ سے تحقیقی مقالات اور کتب لکھی جائیں تاکہ مختلف فقہی آراء کا مزید واضح موازنہ کیا جا سکے۔
7. اس کتاب کے منہج و اسلوب کو علمی حلقوں میں متعارف کرانے کے لیے سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے۔
8. اس شرح کو انگلش، عربی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کر کے بین الاقوامی سطح پر اس کے علمی فوائد کو عام کیا جائے۔
9. اس شرح میں بیان کردہ اصولوں کو موجودہ دور کے فقہی مسائل پر لاگو کر کے ان کا تجزیہ کیا جائے تاکہ اس کی عملی افادیت واضح ہو۔

خلاصہ

ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ حدیثِ نبوی کی ایک جامع اور تحقیقی شرح ہے جو سنن نسائی کی توضیح و تشریح پر مبنی ہے۔ اس کتاب کا منہج علمی، استدلالی اور تحقیقی ہے، جس میں مصنف نے نہ صرف حدیث کی لغوی، اصطلاحی اور فقہی توضیحات پیش کی ہیں بلکہ جرح و تعدیل، اسناد کے مراتب، اور روایات کی صحت و ضعف پر بھی تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اسلوب کی سلاست اور علمی گہرائی اسے ایک منفرد شرح بناتی ہے۔ مصنف نے محدثین و فقہاء کے اقوال کو نقل کرنے کے ساتھ ان کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا ہے، جو حدیث کے فہم میں مزید وضاحت کا باعث بنتا ہے۔ کتاب کا طرزِ بیان معتدل اور تحقیقی انداز لیے ہوئے ہے، جو ایک طرف حدیث کے طلبہ کے لیے مفید ہے تو دوسری جانب فقہی استنباط کے اصولوں کو سمجھنے میں بھی معاون ہے۔ مجموعی طور پر، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ حدیثی و فقہی ذخیرے میں ایک اہم اضافہ ہے، جو تحقیق و استدلال کے اعلیٰ معیارات پر پورا اترتی ہے۔

مصادر و مراجع

1. القرآن
2. نسائی، عبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012
3. اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015

Bibliography

1. The Quran
2. Al-Nasa'i, Abdur Rahman Ahmad bin Shu'aib, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Islamia, Lahore, 2012
3. Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015